ھوالناصر

ان ھذہ مشربی

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

میخانہ درد

جسمیں حضرت خواجہ میر درد دہلوی قدس سرہ العزیز اور آپکے حسب نسب اور آل اولاد اور آپکے سجادہ نشینوں اور شاگردوں اور آپکے مشائخ کے حالات اور آپکے ظاہری و باطنی کمالات، جناب فضیلت مآب مولانا حکیم خواجہ سید ناصر نذیر صاحب فراق دہلوی مدظلہ العالی نے مرقوم فرمائے ہیں +

مجھ ناچیز

حکیم سید ناصر خلیق نگار نے جناب فی کی احمد خاں صاحب

کے اہتمام سے

جنید برقی پریس میں چھپوا کر شائع کیا

اور کبھی کبھی وہاں رات کو بھی رہجایا کرتے تھے یہانتک کہ جسدن احمد شاہ درانی شہر دہلی تک آیا ہے اور اوسکے چاروں طرف قتل اور لُٹس مچی ہے آپ نے درگاہ شریف پر جانے کا قصد کیا مگر گھر والوں نے کہا خدا کے لئے آج آپ بارہ دری سے قدم مبارک باہر نہ رکھیں دیکھئے تو سہی کیا حال ہورہا ہے مریدوں نے ہاتھ جوڑے پاؤں پڑے مگر آپ احمد شاہ درانی کے سپاہیوں میں سے ہوکر درگاہ شریف پہونچے اور اپنے معمول کے موافق جا کر جھاڑو بھی دی اور فاتحہ پڑھی اور یہ رباعی والد بزرگوار کے مرقد پر انوار کے سامنے عرض کی

رباعی

در کوئے تو اے مونس جاں می ایم — تا جان باقی ست بگیماں می ایم
گر شام کشاں کشاں بر ندم زینجا — چوں صبح شود باز ہماں می ایم

آپ کے مقامات اور مراتب کا معلوم کرنا میرا کیا بلکہ کسی معمولی ولی کا کام بھی نہیں ہے مگر آپ نے خود ہی اپنے مراتب کو بحکم الٰہی بیان فرمایا ہے وہ میں یہاں لکھتا ہوں آپ فرماتے ہیں ببرکت جامعیت محمدیہ کے تمام نسبتیں فقیری خدائے تعالیٰ نے میری ذات میں جمع فرمائی ہیں اور مجھے حق و باطل فقر میں فارق بنایا ہے اور میری رائے کو قرآن حمید کے سات موافق کیا ہے اس جہت سے مینے دین کے حدود وقایم کردئے ہیں اور اس کی بنیاد کو استوار بنا دیا اور مجھے نجابت طرفین اور سیادت والدین کی طرف سے مشرف فرمایا تاکہ میں محمدیہ خالص کے طریقہ کو رواج دوں اور مجھے جہان کے لئے صفی اور خلیفہ تجویز فرمایا اور آدم علیہ السلام کا مقام ولایت عنایت کیا اور مکاید نفس و شیطان سے نجات دی اور ولایت حضرت علیہ السلام کی عطا فرمائی اور مجھے حضرت داؤد

علیہ السلام کا مقام ولایت بخشنا تاکہ آہنی دل مخلوق کو اوس کے فیضان سے موم کی طرح نرم کروں اور اپنے لہجہ شیریں اور خوش الحانی کے ذریعہ سے سوتے ہوئے دلوں کو بیدار کروں اور خدائے تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقام ولایت مجھے دیا جس کی برکت نے مجھے ظاہری جاہ وحشم اور ملک و دولت سے بے نیاز کر دیا پھر خدائے تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ولایت عطا فرمایا جس نے میری آتش غیظ و غضب کو بجھا دیا اور ہوا و ہوس کو مٹا دیا اور تعلقات دنیوی سے مخلصی ہوئی اور پھر خدائے تعالیٰ نے مجھے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مقام ولایت مرحمت فرمایا جس نے میرے نفس کے گلے پر چھری پھیر دی اور مجھے خلق میں کامل کر دیا اور خدا کی درگاہ میں مقبول اور محبوب بنا دیا پھر خدا نے مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کا مقام ولایت عطا فرمایا جس کے ذریعہ سے مجھے تاویل الاحادیث میں دستگاہ حاصل ہوئی پھر خدائے تعالیٰ نے مجھسے کلام فرمایا اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مقام ولایت عنایت کیا اور پھر خدائے تعالیٰ نے اپنی روح مجھ میں پھونکدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولایت عطا کیا پھر خدائے تعالیٰ نے اس جامعیت کا کمال اور اختتام کے لئے ولایت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور محمدیت خالص کی رداء میں مجھے چھپا لیا اور رسول کی ذات پاک میں مجھے فنا کر دیا پس نہ میں رہا نہ میرا نام ونشان پھر خدائے تعالیٰ نے مجھپر تجلی کی اور اپنی تائید سے موید کیا چنانچہ میں بغیر توسط کسبی علوم کے تائید جبرئیلی سے علوم حقایق جانتا ہوں اور تائید میکائیلی سے بغیر وساطت اسباب ظاہری کے کھاتا پیتا ہوں اور تائید اسرافیلی کے ذریعہ سے میرا سانس آتا جاتا ہے اور اجزائے بدن تحلیل ہوکر فنا ہوگئے ہیں

اور اس اسرافیلی تائید سے ہر وقت میں عالم حشر کی سیر کرتا رہتا ہوں اور سوتا جاگتا ہوں اور ہر وقت تائید عزرائیلی کے باعث سے موت مجھے جذب کرتی رہتی ہے۔ بظاہر زندہ اور در حقیقت مردہ ہوں اور مجھے خدائے تعالیٰ نے عقل کامل ونفس کامل اور روح کامل اور جسد کامل کے سات مظہر اپنی تمام اپنے اسمار کا پیدا کیا ہے تاکہ میں مومنین کو طریقہ خالصہ محمدیہ کی دعوت دوں اور اوس کی نعمتیں مجھپر خاص وعام تمام ہو جائیں کیونکہ ہر ذی علم کا علم اوسکی استعداد اور لیاقت کے موافق ہوا کرتا ہے مثلاً عقلوں اور نفسوں کو علم کلیات میسر ہے مگر اونکے جزئیات ذاتی کی کسی قدر آلات مادی کے ذریعہ سے اونھیں آگاہی حاصل ہوئی ہے اور نفوس حیوانہ کو علم جزئیات نصیب ہوا ہے مگر وہ کلیات کے ادراک سے محروم ہیں اور حق تعالیٰ کہ سب اشیاء مجردہ اور مادیہ اور کلیہ وجزیہ پر محیط ہے اس لئے اوسے سب جزو کل کا علم ہے اور وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے ولا یعرف عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء وھو بکل شیئ علیم اور حضرت انسان کو مجموعہ تمام عالم اور مخزن جمیع اشیاء مجردہ اور مادیہ کا ہے اوسکا علم اس لئے تمام موجودات ممکنہ کے علم سے وسیع تر ہے اور سوائے خدائے تعالیٰ کے علم کے اوسکا علم سب کے علموں پر فوقیت لیگیا ہے اور ہر فرد انسان بقدر عقل وفہم واستعداد شخصی کے علوم کلیہ اضافیہ کو اخذ کرتا ہے اور طاقت بشریہ کے موافق ہر امر کا ادراک کرتا ہے اور ہر شخص واحد کو معانی اور رہ ادمیں بہت سے اختلاف مثل اونکی اشکال مختلفہ بایکدگر کے لاحق ہوتے ہیں اور اس حیثیت سے فرقہ فرقہ اور گروہ گروہ جداگانہ قائم ہو جاتے ہیں اور ملت واحدہ میں اگرچہ باعتبار نوعیت کے ایک ہوتے ہیں مگر صور استعداد کے اختلاف کی وجہ سے آدمیوں اور رنگوں کی طرح اوسے رنگارنگ کر ڈالتے ہیں اور

اصلی دین کو قیود اضافی میں مقید کر کے وحدت پر قایم نہیں رکھتے اور اغراضات
نفسانی کے سات اوسے ممتزج کر کے اوسے متفرق کر دیتے ہیں اور وہ ایک
ملت جس پر بانی ملت کے عہد میں سب متفق باقی نہیں رہتے اس لئے ضرور
ہے کہ ہر زمانہ میں خدا کی طرف سے ایک فرد اکمل آتا رہتا ہے تاکہ ملت حقیقی کی
نوعیت اور اصلیت کو سنوارتا رہے اس لئے اس امت محمدیہ میں ایک ولی کامل
کا وقت مقررہ پر آنا جو دین متین کو از سر نو زندہ کر دیتا تھا اور اوسکی تجدید
ہو جاتی تھی یہانتک کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت امیر المحمدئین خواجہ محمد
ناصر رضی اللہ عنہ کو بارویں صدی کے آغاز میں اس خدمت کیلئے
مامور فرمایا اور آپ نے اوس دین مبین کے آفتاب کو نصف النہار میں
پہونچا دیا اور محمدیہ خالصہ کے انوار سے جہان کو منور کر دیا اور توحید کے
مسئلہ پر جو شہودی اور وجودی لڑ جھگڑ رہے تھے اوس کی اصلیت کا راز
کھول دیا اور بھولوں کو راہ بتادی یہی فرقہ ناجیہ اوسی اصلی نسبت سے تعلق
رکھتا ہے جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جاری تھا اور
زمانہ اوسے فراموش کر چکا تھا اور ہیں کہ اول المحمدئین ہوں اوس نسبت خاصہ
خالصہ کا دروازہ ہوں الحمد للہ الذی جعل المحمدئین الخالصین
خیر امتہ اخرجت للناس وھم امۃ یدعون الی الخیر الذی
ھو المحمدیتہ الخالصۃ ویامرون بالمعروف الذی امر اللہ
بہ وینھون عن المنکر الذی نھا الشرع عنہ واولئک ھم
المفلحون واولئک المھتدون فیا قوم لا تکونو کالذی
فرقوا دین اللہ الذی لہ الدین الخالص وما ثلثہ وسبعین
فرقتہ واختلفوا بالاختلافات المنکرۃ المبتدعۃ اور یہ نسبت

محمدیہ الخالصہ حضرت امام موعود علیہ السلام کی ذات پاک پر ختم ہوگی اور تمام جہان ایک نور سے روشن ہوگا اور اس نیر اعظم کے انوار میں سب فرقوں کے ستارون کی روشنی گم ہوجائے گی اور آخرت میں بھی صاحبان محمدیہ ممتزجہ کے امتزاجات فاسدہ کو دور کرکے محمدیان خالص میں داخل کیا جائیگا اور عذاب نار سے رہائی دی جائے گی یہانتک کہ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی نور ایمان ہوگا وہ محمدیہ خالصہ کی برکت سے آخر کار جنت میں داخل ہوگا کیونکہ طریقہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سب طریقوں پر ترجیح رکھتا ہے اور خاتم الطرق ہے جس طور سے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم جمیع نبوت و رسالت کی ہے فالحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس طریقہ سے اگلے طریقہ اس کی مبادی تھے اور اس کی مابعد جو طریقہ قیامت تک پیدا ہونگے اس طریقہ کی شاخیں اور شعبہ ہونگے لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون اور طریقہ محمدیہ خالصہ ازل سے لیکر ابد تک سب نسبتوں پر حاوی ہے۔

خدائے تعالیٰ نے مجھپر احوال ملایکہ کے بھی جزوی و کلی صوری و حقیقی کھول دئے ہیں اگر میں چاہوں تو انکے حلیہ اور حقایق بالکل بیان کردوں مگر انکے اظہار و توضیح کے لئے حکم نہیں ہے کیونکہ الحکم للہ والملک للہ ولا حکم سواہ ولا نعبد الا ایاہ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بنیاد مطالب اور معارف خالص محمدیان علی صاحبہم الصلوٰۃ والسلام کی کتاب اللہ اور کتاب الرسول پر ہوتی ہے محمدیان خالص اس کشف کو ہرگز معتمد نہیں جانتے جو کتاب اللہ اور کتاب الرسول کے خلاف واقع ہوا اور الفاظ مصطلحہ محمدیہ کے سوائے ہرگز کوئی لفظ زبان پر نہیں لاتے کیونکہ انکا حاصل کلام محض کلام اللہ او

احادیث کی اون باریکیوں کا انکشاف ہے جو کند بصروں کی نگاہ سے پوشیدہ رہیں چنانچہ میں اپنے سلوک کا ایک مختصر نمونہ معرض تحریر میں لاتا ہوں جسکے پڑھنے سے اہل ایمان اور ارباب ایقان کو میری سچائی معلوم ہوجائیگی۔

سلوک طریقہ محمدیہ کا ایک مختصر نمونہ

ہر طریقہ کے حضرات اکابر نے ایصال الی اللہ کی غرض سے بہت سے اشغال اور اذکار اور ریاضتیں اور مجاہدہ وضع فرمائے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کی اونکے ذریعہ سے رہنمائی کی ہے چنانچہ حضرات چشت کا سلوک کچھ اور ڈھنگ کا ہے حضرات قادریہ کا سلوک کچھ جدا روش رکھتا ہے حضرات نقشبندیہ کا سلوک اور ہی صورت رکھتا ہے حضرات سہروردیہ کے سلوک کے قاعدہ الگ ہیں بعض ارباب سلوک طالب کو مراقبات بتاتے ہیں اور باطنی لطیفوں میں مشغول کرادیتے ہیں بعض فرماتے ہیں وحدت کا مطالعہ کثرت میں کرو اور ظاہری حواس سے کام لو بعض حضرات مرشد کا تصور سکھاتے ہیں بعض پاس انفاس تعلیم کرتے ہیں بعض حضرات ذکر جہر بعض حضرات ذکر خفی تلقین کرتے ہیں بعض حضرات نفی و اثبات سکھاتے ہیں۔ اور علی ہذا القیاس اللھذ و لضیر المحمود اذکر حدادی ذکر ارّہ ذکر قمری وغیرہ تعلیم کرتے ہیں اور سالک کو مشغول کرتے ہیں اور گو محمد باین خالص بھی ان حضرات کے طور پر اور اپنے ظاہری مرشدوں کے طریقہ پر طالب کو اوایل حال میں اشغال اور اذکار نقشبندیہ اور قادریہ سلوک کے جو پیران عظام سے پہونچے ہیں تلقین کرتے ہیں اور حضرات مجددیہ کے مراسم کے موافق مراقبہ